طہارت کورس

وضو، غسل، حیض، نفاس اور استحاضہ کا جامع تذکرہ

حسب ارشاد

حضرت مولانا شیخ گل رئیس نقشبندی صاحب دامت برکاتہم

مرتب

حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ نقشبندی

النافع آن لائن اکیڈمی

انتساب

اپنے مشفق والد محترم پیرِ طریقت حضرت مولانا گل رئیس صاحب نقشبندی مدظلہ العالی کے نام...

"جو ایک بے ضرر اور نافع انسان ہیں۔

محمد عبداللہ نقشبندی

تعارف

اللہ تعالی نے انسانوں کو اپنی بندگی کے لیے پیدا کیا ہے۔ بندگی کا ایک مطلب اللہ کی عبادت ہے، جس کے لیے طہارت بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے۔ایک مسلمان مرد و عورت کی حثیت سے ضروری ہے کہ کم از کم وضو، غسل، حیض، نفاس اور استحاضہ کے ضروری مسائل اور فرائض سے آگاہی حاصل ہو؛ کیوں کہ طہارت کے بغیر عبادت ہی جائز نہیں، چناں چہ اسی ضرورت کے پیشِ نظر "طہارت کورس" کے عنوان سے وضو، غسل، حیض، نفاس اور استحاضہ کا تعارف، فرائض، واجبات اور ضروری مسائل کو انتہائی اختصار کے ساتھ جمع کیا گیا ہے۔ مجھے امید ہے یہ کورس آپ کو بہت کم وقت میں زیادہ فائدہ کا باعث بنے گا۔ان شاءاللہ

اللہ سے دعا ہے کہ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور مخلوقِ خدا کے لیے نافع بنائے.آمین ثم آمین

خیر اندیش
مفتی محمد عبداللہ نقشبندی
abdullahh030@gmail.com
03365856666

طہارت کورس

طہارت کورس

ہر عاقل، بالغ مسلمان چاہے مرد ہو یا عورت، اس پر پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں۔نماز پڑھنے سے قبل طہارت کا حاصل ہونا ضروری ہے۔

طہارت کے معنی پاک ہونے کے ہیں۔اللہ نے انسانوں اور جنات کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔اللہ رب العزت پاک ہے اور وہ چاہتا ہے کہ میرے بندے میری عبادت پاک حالت میں کریں۔لہذا مختلف عبادات کے لیے طہارت شرط قرار پائی ہے۔

طہارت کی دو قسمیں ہیں

پہلی قسم کو وضو اور دوسری کو غسل کہا جاتا ہے۔

وضو صرف عبادت کی مشروعیت کے لیے شرط نہیں ہے،گناہوں کی بخشش اور ذریعہ مغفرت بھی ہے۔

حدیث مبارکہ ہے جب کوئی مسلمان مؤمن وضو میں اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے ٹپکنے والے آخری قطرہ کے ساتھ وہ تمام گناہ ختم ہو جاتے ہیں۔جو اس کی آنکھوں کے ذریعہ ہوئے،اسی طرح جب وہ اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے ٹپکنے والے پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ سب گناہ دھل جاتے ہیں، جو اس کے ہاتھوں کے ذریعے ہوئے، اسی طرح جب وہ پیروں کو دھوتا ہے تو اس کے پیروں کے پانی کے ساتھ وہ گناہ بھی نکل جاتے ہیں جو

اس کے پیروں سے ہوئے۔

یعنی وضو سے جہاں ظاہری طہارت حاصل ہوتی ہیں اسی طرح ساتھ باطنی پاکی بھی حاصل ہوتی ہیں۔

حضرت حمران بن ابان رضی فرماتے ہیں کہ ہم سیدنا عثمان رضی کے پاس موجود تھے، آپ نے وضو کے لیے پانی طلب فرمایا جب پانی آگیا تو آپ وضو فرمانے لگے۔

وضو کے بعد آپ مسکرائے، پھر ہم سے پوچھنے لگے، تم جانتے ہو میں کیوں مسکرایا؟ پھر خود فرمانے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ایک بار وضو کیا اور مسکرانے لگے اور ہم سے مخاطب ہو کر پوچھا جانتے ہو میں کیوں مسکرا رہا ہوں؟

ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا بندہ مؤمن جب اچھی طرح وضو کرے اور پھر بہتر انداز میں نماز ادا کرے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے ابھی ماں کے بطن سے پیدا ہوا ہو۔

ایک حدیث مبارکہ میں آیا ہے جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے "اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمد عبدہ ورسولہ" تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اسے اختیار ہوگا جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

طریقہ وضو

آدمی جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو صاف پانی سے پہلے گٹوں تک ہاتھ دھوئے، پھر تین بار کلی کرے، مسواک کرے، پھر تین بار ناک میں پانی ڈالے اور ناک صاف کرے، پھر تین بار منہ دھوئے، پھر کہنیوں تک ہاتھ

دھوئے، پھر سر اور کانوں کا مسح کرے، پھر دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے۔

شریعت کے کچھ ضروری اصطلاحات ابتداء میں پیش کی جاتی ہیں تاکہ احکامات سمجھنے میں آسانی ہو۔

فرض

فرض اسے کہتے ہیں جو قطعی دلیل سے ثابت ہو، یعنی اس کے ثبوت میں کوئی شبہ نہ ہو، اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے اور بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے۔

واجب

واجب وہ ہے جو ظنی دلیل سے ثابت ہو۔ اس کا انکار کرنے والا کافر نہیں ہوتا، ہاں بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔

سنت

سنت اس کام کو کہتے ہیں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے کیا ہو یا کرنے کا حکم دیا ہو۔

نفل

نفل ان کاموں کو کہتے ہیں جن کی فضیلت شریعت میں ثابت ہو۔ ان کے کرنے میں ثواب ہو لیکن چھوڑنے میں عذاب نہ ہو۔ اسے مستحب اور مندوب اور تطوع بھی کہتے ہیں۔

فرائضِ وضو

وضو میں کُل چار فرائض ہوتے ہیں:

1. مکمل چہرہ دھونا۔
2. کہنیوں سمیت بازوؤں کو دھونا۔
3. چوتھائی سر کا مسح کرنا۔
4. ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا۔

وضو میں بارہ سنتیں ہیں

1. نیت کرنا۔
2. بسم اللہ پڑھنا۔
3. دونوں ہاتھوں کو دھونا۔
4. مسواک کرنا۔
5. کُلی کرنا۔
6. ناک میں پانی ڈالنا۔
7. ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔
8. تمام اعضاء کو تین بار دھونا۔
9. پورے سر کا مسح کرنا۔
10. کانوں کا مسح کرنا۔
11. ترتیب سے وضو کرنا۔
12. پے در پے وضو کرنا۔

مکروہاتِ وضو

مکروہاتِ وضو وہ باتیں ہیں جس سے وضو کرتے وقت بچنے کی کوشش کرنی چاہیے:

1. وضو کے دوران دنیاوی باتیں کرنا۔
2. چہرہ دھوتے وقت زور سے ہاتھ مارنا۔
3. چہرہ دھوتے ہوئے زور سے آنکھیں بند کرنا۔
4. پانی استعمال کرنے میں زیادہ کنجوسی کرنا۔
5. پانی ضرورت سے زیادہ استعمال کرنا۔

نواقضِ وضو

آٹھ چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، انہیں نواقضِ وضو کہتے ہیں:

1. پاخانہ پیشاب کرنا یا ان دونوں راستوں سے کوئی اور چیز کا نکلنا۔
2. ریح یعنی ہوا کا پیچھے سے نکلنا۔
3. بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر بہ جانا۔
4. منہ بھر کے قے کرنا۔
5. لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا۔
6. بیماری یا کسی اور وجہ سے بیہوش ہو جانا۔
7. مجنون یعنی دیوانہ ہو جانا۔
8. نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔

ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمیں وضو کے فرائض اور سنن اور مکروہات یاد رکھنے کی انتہائی ضرورت ہے۔ اللہ ہمیں کامل طریقہ سے طہارت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

طہارت کورس

(حصہ دوم)

غسل

طہارت کی دوسری قسم غسل ہے۔غسل میں تین چیزیں فرض ہیں:

1. کلی کرنا یعنی منہ میں پانی ڈالنا۔
2. ناک میں پانی ڈالنا۔
3. پورے بدن پر پانی بہانا۔

غسل کا طریقہ

غسل کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ہاتھ دھوئے اور استنجا کرے، پھر بدن پر کسی جگہ نجاست لگی ہو، اس سے دھو ڈالے پھر وضو کرے اور اس کے بعد تمام بدن کو تھوڑا سا پانی ڈال کر ملے اور پھر سارے بدن پر تین مرتبہ پانی بہالے۔

بدن میں اگر ایک بال بھی خشک رہ جائے تو غسل نہیں ہوگا۔ناک اور کان کے سوراخوں میں پہنچانا بھی فرض ہے۔انگھوٹی یا چھلہ اگر تنگ ہو تو اس کو ہلا کر اس کے نیچے پانی پہنچانا بھی لازم ہے۔

سنن غسل

غسل میں پانچ سنتیں ہیں:

1. دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔
2. استنجا کرنا اور جس جگہ بدن پر نجاست لگی ہو اسے دھونا۔
3. ناپاکی دور کرنے کی نیت کرنا۔
4. پہلے وضو کرنا۔
5. تمام بدن پر تین بار پانی بہانا۔

غسل کب فرض ہوگا؟

1. بیداری یا نیند کی حالت میں جب منی شہوت کے ساتھ خارج ہو جائے تو غسل فرض ہو جاتا ہے۔
2. بیوی کے ساتھ جماع کرنے میں چاہے منی نکلے یا نہ نکلے غسل فرض ہو جاتا ہے۔
3. حیض یا نفاس کا خون بند ہو جانے سے غسل فرض ہو جاتا ہے۔

غسل مسنون

غسل کی یہ قسم فرض اور واجب نہیں ہے البتہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درج ذیل مواقع پر غسل کی ترغیب ثابت ہے:

1. جمعہ کی نماز کے لیے غسل کرنا۔
2. دونوں عیدوں کی نماز کے لیے غسل کرنا۔
3. حج اور عمرے کا احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا۔
4. عرفات میں وقوف کرنے کے لیے غسل کرنا۔

طہارت کورس

(حصہ سوم)

حیض

"حیض" اس خون کو کہتے ہیں جو بالغ غیر حاملہ عورت کے رحم سے آئے اور اس کا سبب بیماری نہ ہو، اسی خون کے سبب کسی عورت میں بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ اگر کسی عورت کو ماہواری نہ آتی ہو، وہ بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت سے محروم ہوتی ہے۔ حیض دراصل نسلِ انسانی کا ذریعہ ہے، اس لحاظ سے یہ اللہ کی عظیم نعمت ہے۔

مدت حیض

حیض کی کم سے کم مدت تین دن تین رات ہیں۔ اس سے کم ہو تو وہ حیض نہیں استحاضہ ہے۔ حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن اور دس راتیں ہیں اگر اس سے زیادہ ہو جائے تو وہ حیض نہیں استحاضہ ہے۔

حیض کا رنگ

سرخ، زرد، سبز، خاکی یعنی مٹیالا اور سیاہ رنگ حیض میں آسکتا ہے، جو کپڑا یا گدی وغیرہ رکھی ہو جب تک وہ سفید نہ دکھائی دے حیض ہے اور جب سفید دکھائی دے کہ جیسی رکھی تھی ویسی ہی ہے تو اب حیض سے پاک ہوگئی۔

حیض کی ابتدائی اور انتہائی عمر

حیض کی ابتدائی عمر نو برس ہے، نو برس سے پہلے کسی کو حیض نہیں آتا اور انتہائی عمر پچپن برس ہے اور یہ عام طور پر ایک معمول ہے، لیکن اس کے بعد آنا بھی ممکن ہے۔ اس لیے اگر پچپن برس کے بعد خون آجائے تو اگر رنگ خوب سرخ یا سیاہ ہو تو حیض ہے۔ اور اگر اس کے علاوہ ہو تو استحاضہ ہے اور یہ کہ جب پہلے سے اس رنگ کا خون آنے کی عادت نہ ہو۔ اگر حیض کے زمانہ میں بھی اس عورت کو یہ رنگ آیا کرتا تھا تو یہ حیض ہی سمجھا جائے گا۔

حیض گناہوں کا کفارہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جب عورتوں کو حیض آتا ہے تو یہ حیض کا خون پچھلے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتا ہے۔ اگر پہلے دن

الحمد للہ علی کل حال.

میں ہر حال میں اللہ کی تعریف کرتی ہوں۔

کہے گی اور اللہ کے پاس اپنے گناہوں کی مغفرت چاہے گی تو اللہ تعالی اس کو جہنم سے بچا لیتا ہے اور پل صراط پر گزرنا آسان فرمائیں گے اور دن رات میں چالیس شہیدوں کا درجہ عطا فرمائیں گے۔"

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے کہ" یہ فضلیت ان عورتوں کے لیے جو نیک کار اور امور شریعت کی فرمانبردار ہوں۔"

حیض ختم ہونے کی نشانی

حیض سے پاک ہونے کی علامت خون رک جانا ہے، اگر خون رک جائے تو حسب شرائط یعنی مقررہ عادت کا پورا ہونا، یا دس دن کا گزر جانا، حیض کے ختم ہونے کا حکم ہوگا، اور حیض کی مدت میں سرخ، زرد، سبز، مٹیالا، سیاہ اور گدلا جو بھی رنگ آئے، سب حیض ہے۔ ہاں اگر خالص سفید مادہ دیکھے، تو وہ حیض نہیں ہے۔ حیض میں ایک دن سے مراد دن رات ہوتی ہے۔

حیض کا حکم

حیض و نفاس کی حالت میں عورت کے لیے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اور ان ایام میں جو نمازیں رہ جائیں ان کی قضا بھی عورت کے ذمہ نہیں۔ حالتِ حیض میں عورت روزہ نہیں رکھے گی رمضان المبارک کے بعد ان روزوں کی قضا لازم ہوگی۔

حدیثِ مبارک میں ہے: ”حضرت معاذہ عدویہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ یہ کیا وجہ ہے کہ حائضہ عورت پر روزہ کی قضا واجب، مگر نماز کی قضا واجب نہیں؟ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں جب ہمیں حیض آتا تو ہمیں روزہ کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا لیکن نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔“ (مسلم شریف)

حالت حیض میں تلاوت و دعائیں پڑھنے کا حکم

حالت حیض ونفاس میں عورت کے لیے تسبیحات یا دعائیں پڑھنا جائز ہے۔ البتہ قرآنی ادعیہ بہ نیت تلاوت کا پڑھنا جائز نہیں ہے جب کہ دعا کی نیت سے پڑھنا جائز ہے۔ حائضہ عورت کے لیے مستحب یہ ہے کہ وہ نماز کے اوقات میں وضو کر کے اپنے مصلی پر آ کر بیٹھ جائے اور اتنی دیر تک تسبیح وتحمید، ذکر و اذکار میں مشغول رہے۔ جتنے وقت میں یہ عورت نماز پڑھتی تھی تاکہ معمول میں کوئی فرق نہ آجائے۔

نفاس

"نفاس" اس خون کو کہتے ہیں جو عورت کو ولادت کے بعد آئے۔

نفاس کی مدت

چالیس دن نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت ہے، نفاس کی کم سے کم کوئی مدت متعین نہیں ہے۔ تھوڑی دیر بھی خون آ کر بند ہو سکتا ہے۔ لہٰذا نفاس کی مدت میں چالیس دن کا مکمل ہونا ضروری نہیں، بل کہ جب رحم سے آنے والا خون بند ہو اور عورت پاک ہو جائے تو غسل کر کے نمازیں شروع کر دے۔ خواہ پیدائش آپریشن سے ہوئی ہو یا آپریشن کے بغیر ہوئی ہو۔ چالیس دن کے بعد آنے والا خون استحاضہ کا خون شمار ہوگا، اور یہ عورت مستحاضہ کہلائے گی۔

نفاس کا حکم

عورت کے لیے نفاس کے ایام میں نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا شرعاً جائز نہیں، البتہ ان ایام کے روزوں کی قضا لازم ہے، نماز کی قضا نہیں۔ قرآنِ کریم کی وہ آیات جو دعا کے معنی پر مشتمل ہیں، حیض و نفاس کی حالت میں انہیں دعا یا دم کی نیت سے پڑھنا درست ہے، اس کے علاوہ تلاوت کی نیت سے قرآن پاک پڑھنا جائز نہیں۔ البتہ قرآنِ مجید کے علاوہ باقی ذکر و اذکار، کلمہ، درود شریف یا کوئی اور وظیفہ پڑھنا جائز ہے۔

استحاضہ

حیض و نفاس کے علاوہ خواتین کو جو خون آتا ہے، اسے ”دمِ استحاضہ“ کہا جاتا ہے۔

مستحاضہ کا حکم

مستحاضہ کا حکم یہ ہے کہ وہ ہر نماز کے وقت کے لیے وضو کرے گی اور وقت ختم ہونے تک وہ اس وضو سے وقتی نماز، نوافل، قضاء نمازیں اور تلاوت، ذکرواذکار سب کر سکتی ہیں اور وقت ختم ہو جانے کی صورت میں اس کا وضو ٹوٹ جائے گا اور اس پر دوسری نماز کے لیے نیا وضو کرنا لازم ہو گا۔